Janab-e-Sadr Aik Rukh yeh bhi hai

جناب صدر ایک رخ یہ بھی ہے

صدر جنرل پرویز مشرف نے نیشنل لائبریری آڈیٹوریم اسلام آباد میں قومی سیرت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمیں اس بات کو واضح کرنا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے یا خانہ جنگی کا؟ دنیا تو نہیں سمجھتی ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے دنیا تو پریکٹیکل دیکھتی ہے؟ اسلام کیا سمجھتی لاتا ہے کیا ہمارے اندر سمجھتی ہے ہم بکھر رہے ہیں، کیا اسلام دوسرے مذاہب کے خاتمے پر یقین رکھتا ہے یا ان کے ساتھ ملکر رہنا چاہتا ہے، جنرل صاحب نے خطاب میں اور بھی بہت کچھ فرمایا لیکن سردست مندرجہ ذیل جملوں پر ہی فوکس کرتے ہوئے بحث کرتے ہیں یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اسلام امن و آشتی اور بقائے باہمی کا مذہب ہے محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل دنیا خانہ جنگی، شرک و بدعت اور فتنہ و فساد کی آماجگاہ بنی ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس خطے میں تشریف لائے وہاں کہ صورت حال تو اس حد تک بگڑی ہوئی تھی کہ صرف پانی پینے پلانے پر بھی دو قوموں کے درمیان شروع ہونے والی خانہ جنگی سینکڑوں سال تک جاری رہتی تھی جس میں ہزاروں انسان مارے جاتے تھے، معصوم بچیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا، عورتوں کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا تھا لیکن یہ مذہب اسلام کی ہی برکات تھیں کہ پانی کے مسئلے پر سینکڑوں سال تک خانہ جنگی کرنے والے آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور بچیوں کو زندہ درگور کرنے والے عورتوں کی عزت کے محافظ بن گئے، اور یہ بات عیسائی اور یہودی دنیا بھی اچھی طرح سمجھتی ہے کہ اسلام امن و آشتی اور صلح جوئی کا مذہب ہے اسی لئے وہ اسلام کو پریکٹیکل طور پر دنیا کے کسی ملک یا علاقے پر نافذ نہیں ہونے دینا چاہتے، انہیں اس بات کا خوف ہے کہ اگر مذہب اسلام اپنی خوبصورت تعلیمات کے ساتھ دنیا کے کسی خطے پر نافذ ہو گیا تو مسلمانوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جائیگا، اگر آج دنیا کے کسی ملک میں اسلام عملی طور پر نافذ نہیں ہے تو اس میں کسی مذہبی جماعت کا کیا تصور ہے اسکے مجرم تو اسلامی ممالک کے وہ حکمران ہیں کہ جو حکومت مسلمانوں پر کرتے ہیں، لیکن انہوں نے اپنی اپنی عوام کو امریکی نظام کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے اور یہ صرف اس لئے کہ مسلمان ملکوں کے حکمران بھی نہیں چاہتے کہ اسلام اپنی پوری تھیوری کے ساتھ دنیا میں نافذ ہو، کیونکہ انہیں خدشہ ہے کہ اگر مذہب اسلام نافذ ہو گیا تو پھر انکا اپنا اقتدار خطرے میں پڑ جائیگا، جس طرح کفریہ طاقتوں کی یہ مجبوری ہے کہ وہ اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کریں کہ اسلام دہشتگردی سکھاتا ہے، ایسے ہی اسلامی ممالک کے حکمرانوں کی مجبوری ہے کہ وہ اپنے سارے جرائم کو ذمہ داری بھی مذہبی جماعتوں کے سر منڈھ دیں، ورنہ صدر محترم کو پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کرنے سے کس نے روکا ہے؟ اسلامی نظام کا پریکٹیکل تب ہی دنیا دیکھے گی جب پاکستان میں عملی طور پر اسلامی نظام نافذ ہوگا اور یہ ذمہ داری صدر جنرل پرویز مشرف صاحب کی ہے کہ وہ فوری طور پر پاکستان میں پریکٹیکل طور پر اسلام نافذ کر دیں تا کہ دنیا مطمئن ہو سکے کہ اسلام امن اور سمجھتی کا مذہب ہے ہماری مجبوری یہ ہے کہ ہم کہتے کچھ ہیں اور عملی طور پر کرتے کچھ اور ہیں۔

آج اپنے اقتدار کے سات سال گزرنے کے بعد صدر محترم اسلام کے بارے میں مختلف سوالات اٹھا رہے ہیں یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان کے پڑوس میں واقع افغانستان میں جب طالبان کی حکومت نے 29 صوبوں پر اسلامی نظام نافذ کیا تھا تو صدر صاحب نے کس اسلامی حکم کے تحت دنیا کے متشدد عیسائی حکمرانوں کے ساتھ مل کر اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے قتل عام میں حصہ ملایا تھا، گزشتہ تین ہفتوں سے قبائلیوں کے ہاتھوں غیر ملکی مسلمانوں کو کس اسلامی حکم کے تحت قتل کروایا جا رہا ہے؟ کیا حکومتی حمایت یافتہ قبائلیوں کی طرف سے غیر ملکیوں کا قتل عام ریاست کے اندر ریاست بنانے کے مترادف نہیں؟

جناب صدر اسلام واقعی امن کا مذہب ہے پاکستان میں نائن الیون کے بعد سے ہونے والے قتل عام کا ذمہ دار کون ہے؟ ہمارے حکمران اپنے ہی شہریوں پر بمباری کر کے دنیا کو اسلام کے کس چہرے سے روشناس کروا رہے ہیں؟ ہمارے حکمرانوں کا المیہ یہ ہے کہ وہ عوام سے تو یہ چاہتے ہیں کہ وہ سارے کے سارے قانون کے پابند ہو جائیں، لیکن خود وہ اپنے آپ کو آئین اور قانون سے ماورا سمجھتے ہیں اسلام حقیقی امن اور سمجھتی کا مذہب ہے جب بھی پاکستان میں عملی طور پر مذہب اسلام نافذ ہوگا تو دنیا دیکھے گی کہ یہاں فرقہ واریت، ناانصافی، چور بازاری، کرپشن اور عدم مساوات کا خاتمہ ہو جائے گا، ابھی یہ ساری برائیاں اس لئے ختم ہونے میں نہیں آ رہی کہ ان کو مسلسل جاری رکھنے میں ہی حکمرانوں کا فائدہ ہے ملک میں سیاسی فرقہ واریت ہو یا مذہبی فرقہ واریت یہ جتنی بڑھے گی حکمران اتنے ہی خود کو محفوظ محسوس کرینگے، اس لئے کہ اقتدار پر زبردستی قابض قوتوں کا ہمیشہ سے یہ بنیادی اصول رہا ہے کہ ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' اسلام کسی مذہب کو بھی منانے پر یقین نہیں رکھتا لیکن دنیا میں کسی دوسرے مذہب کے پیروکاروں کو بھی یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں پر حملے کریں، عراق اور افغانستان پر حملہ عیسائی حکومتوں نے کیا ہے کشمیریوں کے خون سے ہولی ہندو کھیل رہے ہیں، مسلمان بے چارے تو ہر جگہ اپنے دفاع کی جنگ میں مصروف ہیں عیسائی یہودی اور ہندو اسلام اور مسلمانوں کو برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں ان مذاہب کے پیروکار اسلام کو مٹا ڈالنا چاہتے ہیں اسلام نے کب کسی مذہب کو مٹا ڈالنے کی بات کی ہے؟

آج اگر مسلمان بکھر رہے ہیں، عدم تحفظ کا شکار ہیں، عالمی دہشتگرد قوتوں کا چارہ بنے ہوئے ہیں تو اسکی وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ مسلمانوں کو کوئی ایسا ملک نصیب نہیں

ہے کہ جہاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا نظام نافذ ہو مسلمانوں کا کوئی مرکز نہیں ہے مسلمانوں کا کوئی وارث نہیں ہے؟ ورنہ اگر امریکہ کا صدر یہ کہہ سکتا ہے کہ دنیا کے کسی خطے میں امریکہ کا کوئی کتا بھی مارا جائیگا تو ہم اس کے قاتلوں کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کرینگے۔ کیا وجہ ہے کہ دنیا بھر میں لاکھوں مسلمان قتل ہو رہے ہیں لیکن کوئی مسلمان حکمران ان مقتولوں کے خون کی بات کرنے کیلئے تیار نہیں، بلکہ الٹا قتل ہونیوالے مسلمانوں کے دفاع کرنیوالوں کو پکڑ پکڑ کر ڈالروں کی خاطر قاتلوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے، پاکستان میں آج اگر دو انتہاؤں کے درمیان تقسیم نظر آ رہی ہے تو اسکی وجہ بھی حکمران ہیں، کون الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے سامنے آ کر کھلے عام اسلامی احکامات، ڈاڑھی، پردے، مساجد اور مدارس کا مذاق اڑاتا رہا؟ ایک اسلامی ملک میں عورتوں کو نیکریں پہنانے کے انتہاپسندانہ خیالات کا اظہار کون کرتا رہا؟ ہندوؤں اور عیسائیوں کی تہذیب کو ڈنڈے کے زور پر پاکستان میں کس نے مسلط کرنے کی کوشش کی؟ جب سیکولر قوتوں کی انتہاپسندی عروج پر پہنچی تو پھر اسلام آباد نے یہ مناظر بھی دیکھے کہ برقعہ پوش عفت مآب طالبات نے مساجد کے دفاع کیلئے سروں پہ کفن باندھنے کا اعلان کر دیا، میوزک سینٹروں اور بدکاری کے اڈوں کے خلاف طاقت کا استعمال شروع کر دیا، پاکستان کو ان دو انتہاؤں میں تقسیم کرنے کی بنیاد حکمرانوں نے رکھی، ہم آج بھی ترقی کر سکتے ہیں لیکن اس ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ سیکولر انتہاپسند ہیں، جب وہ سیکولر انتہاپسند ڈھٹائی کے ساتھ وطن عزیز کو بے حیائی اور فحاشی کے راستے پر گامزن کرینگے اور حکمران تماشہ دیکھتے رہیں گے تو پھر مذہبی انتہاپسند قانون کو ہاتھ میں لینے پر مجبور ہو جائیں گے ان دونوں انتہاؤں کو ختم کرنے کیلئے اسلامی نظام کا نفاذ نہایت ضروری ہے اگر صدر جنرل پرویز مشرف اسلام کے تشخص کی خوبصورتی کو دنیا پر واضح کرنا چاہتے ہیں تو انہیں فی الفور پاکستان میں اسلام نافذ کر دینا چاہئے۔